سوال

(67) لوگوں کے دیکھنے کی وجہ سے اپنا مشروع ورد، ووظیفہ ترک نہیں کرنا چاہیے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نوافل ادا کرتا ہے یا تلاوت قرآن پاک کرتا ہے، دوسرا اسے یہ کہ کر روکتا ہے کہ یہ ریاء ہے اور توریا کار ہے توکیا روکنے والے بات صحیح ہے یا اس شخص کا عمل ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شیخ الاسلام (23/ 174) میں فرماتے ہیں، اگر کسی کا کوئی مشروع ورد ہو جیسے چاشت کی نماز یا قیام اللیل وغیرہ تو وہ جہاں کہیں بھی ہو پڑھ لیا کرے، اور لوگوں کی موجودگی کی وجہ سے اپنا ورد نہ چھوڑے جب کہ اس کے دل کی کیفیت کا اللہ کو علم ہو کہ وہ اللہ کے لیے ہی کر رہا ہے اور اسی طرح ریاء اور اخلاص کے مفاسد سے بچنے کی کوشش کرتا رہے، اسی لیے فضیل بن عیاض فرماتے ہیں لوگوں کی وجہ سے عمل کو ترک کرنا ریاء ہے اور کوئی عمل لوگوں کی وجہ سے کرنا شرک ہے اور وہ جگہ جہاں وہ رہ رہا ہے اور وہ جگہ اس کے لیے عبادت میں مد اور مددگار ہے وہاں عمل کرنا بہتر ہے اسی جگہ سے جہاں اسے اسباب معیشت میسر نہ ہوں اور اس سبب سے اس کا دل مشغول ہو اور جب نماز میں دل کی یکسوئی اور وساوس سے امت یسر ہو تو وہ نماز کامل ہوگی۔ اور جو شخص محض اپنے خیال کی بناء پر کسی کام سے منع کرے تو اس کی نہی کئی وجہ سے مردود ہے۔

پہلی وجہ: ریاء کے ڈر کی وجہ سے مشروع اعمال سے منع نہیں کیا جا سکتا بلکہ ان اعمال کا اخلاص کے ساتھ حکم دیا جائے، اگر ہم کسی کو کوئی عمل کرتا دیکھیں تو انہیں کرتا رہنے دیں گے اگرچہ ہمیں یقین ہو کہ وہ ریاء کے لیے کر رہے ہیں، کیونکہ منافقین جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ١٤٢ ... سورة النساء

(بے شک منافق اللہ سے چال بازیاں کر رہے ہیں اور وہ انہیں چال بازی کا بدلہ دینے والا ہے اور جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں، صرف لوگوں کو دکھلاتے ہیں، اور یاد الٰہی تو یونہی برائے نام کرتے ہیں)

تو یہ لوگ ظاہر میں جو دین کے کام کرتے تھے نبی ﷺ اور مسلمان انہیں کرنے دیتے تھے اگرچہ وہ ریاء کار ہوتے اور ظاہری اعمال سے انہیں نہیں روکتے تھے کیونکہ بظاہر مشرب کے ترک میں جو فساد ہے ورع بظاہر ریاء کے لیے کرنے کے فساد سے بڑا ہے جیسے کہ ظاہر ایمان اور نماز ترک کرنے کا فساد ریاء کے طور پر ایمان و نماز کے اظہار سے برا ہے، انکار تو اس فساد کا کیا جائے جس کا اظہار لوگوں کو دکھلانے کے لیے کیا جائے۔

دوسری وجہ :انکار واقع ہوتا ہے اس جو شریعت کا انکار کرے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :مجھے لوگوں کے پیٹ پھاڑ کر ان کے دلوں میں جھانکنے کا حکم نہیں ملا'' اور عمر نے فرمایا، ''جو ہمارے لیے بھلائی ظاہر کرے گا تو ہم اس کی وجہ سے اس کے محبت اور دوستی کریں گے ، ''اگرچہ اندر سے اس کے خلاف ہو ،اور ہمارے لیے شر ظاہر کرے گا تو اس کی وجہ سے ہم اس سے بعض رکھیں گے اگرچہ وہ اندر سے درست ہو، '' ۔

تیسری وجہ :اگر یہ جائز کہا جائے اواس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ مشرک اور فسادی اہل خیر دیندار پر انکار کریں گے دب وہ

کسی کو مشروع و مسنون کام کرتا دیکھیں گے اور کہیں گے یہ ریاء کار ہے تو سچے اور مخلص لوگ بھی مشروع کاموں کو ان کی ملامت و طعن کی وجہ سے ظاہر میں کرنا چھوڑ دیں گے ، تو خیر کے کام معطل ہو جائیں گے اور مشرکوں کی شان و شوکت باقی رہے گی وہ ظاہر کریں گے اور کوئی ان پر انکار نہیں کرے گا ۔ اور یہ سب سے بڑا فساد ہے ۔

چوتھی وجہ : یہ منافقوں کا شعار ہے کہ وہ مشروع کام کرنے والوں پر طعن کرتے ہیں فرماتے ہیں :

الَّذينَ يَلمِزونَ المُطَّوِّعينَ مِنَ المُؤمِنينَ فِى الصَّدَقـٰتِ وَالَّذينَ لا يَجِدونَ إِلّا جُهدَهُم فَيَسخَرونَ مِنهُم ۙ سَخِرَ اللَّهُ مِنهُم وَلَهُم عَذابٌ أَليمٌ 79 ... سورة التوبة

(جو لوگ ان مسلمانوں پر طعن زنی کرتے ہیں جو دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور ان لوگوں پر جنہیں سوائے اپنی محنت مزدوری کے اور کچھ میسر ہی نہیں ، پس یہ ان کا مذاق اڑاتے ہیں ، اللہ بھی ان سے تمسخر کرتا ہے ، انہی کے لیے دردناک عذاب ہے) '' نبی ﷺ نے تبوک کے سال انفاق کی ترغیب دی تو ایک صحابی ایک بھری تھیلی لے کر آئے جیسے وہ بمشکل اٹھائے ہوئے تھے قریب تھا کہ سے گر پڑتی اوانہوں نے کہا ، یہ ریاء کار ہے اور کوئی ایک صاع اگر لے کر آئے تو انہوں نے یہ کہتے ہوئے کہ اللہ کو اس کے صاع کی کیا ضرورت ہے طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا ، اللہ تعالی نے یہ آیت تازل فرمائی ، جو اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار مومنوں پر طعن و نی کرنے والوں کے لیے عبرت بن گئی ۔ واللہ اعلم

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص146

محدث فتویٰ